ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

محمد سہیل

پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر شعبہ اردو ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

ڈاکٹر محمد رحمٰن

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

احمد ندیم قاسمی کے افسانوں میں اسلامی اقدار "حقوق اللہ کے آئینے میں"

Muhammad Sohail
PhD Research Scholar, Department of Urdu, Hazara University Mansehra.
Dr.Muhammad Rahman
Assistant Professor Department of Urdu, Hazara University Mansehra.

Islamic Values in the Short Stories of Ahmad Nadeem Qasmi "In the Context Huqooq Ullah"

Ahmad Nadeem Qasmi's rights of Allah are widely propagated. He has emphasized on the fulfillment of Allah's orders and worship, because by following these prayers and Allah's orders, we can become the cause of the pleasure and satisfaction of the Lord of the Universe.In the fictions of Nadeem Qasmi, there is a good mention of the rights of the slaves, but he emphasized on the importance of the rights of Allah. This lesson is found in many of his fictions. The present paper is written in this context.

Keywords: *Ahmad Nadeem Qasmi, Allah, Worships, Fictions, Universe.*

اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات پاک جس نے اس کائنات کو انسانوں کے لیے پیدا فرمایا۔ اور اس کی ضراورت اور سہولت کے لیے انواع و اقسام کی اشیا کو پیدا کیا تاکہ وہ ان سے خط اٹھا کر اپنی زندگی کو بہترین انداز میں گزار سکے۔ تخلیق انسانی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ رب ذوالجلال نے جب انسان کی تخلیق کا فیصلہ کیا تو فرشتوں نے کہا "اے اللہ! تو ایسی مخلوق پیدا کر رہا ہے جو دنیا میں انتشار و فساد برپا کرے گی"۔ تو رب کائنات نے فرمایا "جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے"۔ یہاں ایک بات تو پوری وضاحت سے بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ اول و آخر، ظاہر و باطن سب جانتا ہے۔ رب کائنات نے انسانوں کو دنیا میں ایک خاص مقصد اور مخصوص وقت کے لیے بھیجا ہے۔ اور ان کی رہ

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

نمائی کے لیے ایک ترتیب سے انبیاء کو مبعوث فرمایا تاکہ انسانوں کو گمراہی سے بچا کر اللہ تعالیٰ کی یکتائی کا راستہ دکھایا جا سکے۔ اسی سلسلہ انبیا آخری کڑی حضرت محمدؐ کی ذات ہے۔ جن کی تعلیمات تمام بنی نوع انسانوں کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آپ کی ذات ہر دین اور شریعت مکمل ہو گئی اور قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہدایت کا سر چشمہ قرآن حکیم اور شریعت محمدی ہے۔ تخلیق انسانی کے مقصد کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح واضح فرمایا۔

"اور ہم نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا"[۱]

رب ذوالجلال نے اس دنیا کا ذرہ ذرہ جن وانس کی بھلائی کے لیے پیدا فرمایا۔ تاکہ اس بندگی وعبادت میں مصروف عمل رہیں۔ انسان اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نائب وخلیفہ ہے۔ اور جب یہ نائب ہے تو کچھ ایسے احکامات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر فرض کیے گے ہیں۔ ان کو حقوق اللہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ حقوق اللہ ہی وہ ارکان ہیں جن پر قائم رہ کر ایک مسلمان اپنی دنیاوی واخروی زندگی سنوار سکتا ہے۔ حقوق اللہ سے مراد چونکہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں ان حقوق کو کئی مصنفین، ادبا اور افسانہ نگاروں نے اپنی تحریروں کی زینت بنایا۔ یہاں پر اگر افسانہ نگاری کی بات کی جائے تو افسانہ ایک ایسی صنف ہے جو ایک صدی یا اس سے زیادہ عرصہ پر محیط ہے۔ رومانوی تحریک کے زیر سایہ اٹھانے والی صنف نے باقی اصناف ادب کی طرح معاشرے کی اصلاح وبھلائی کے کیے بہت کام کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جب ترقی پسند تحریک نے سر اٹھایا مذکوہ صنف ہیں۔ ادب برائے زندگی کا رجحان بڑھنے لگا۔ اس تحریک کے زیر اثر لکھنے والوں میں احمد ندیم قاسمی کا نام سر فہرست ہے۔ ان کے افسانوں میں حقیقت کی ترجمانی ملتی ہے۔ ان کے افسانوں کی جو بنیادی صفت ہے وہ یہ کہ ان کے ہاں دیسی زندگی کی عکاسی موجود ہے۔ تقسیم ہند سے پہلے کا معاشرہ ایک مخلوط مذہبی معاشرہ تھا۔ جس میں مختلف مذاہب کے لوگ موجود تھے۔ قاسمی نے ان تمام مذاہب کے لوگوں کو در پیش مسائل کو اپنے افسانوں میں جگہ دی اور ان کی پریشانیوں، دکھوں، تنگیوں اور جاگیر داروں کے ظلم کو اپنی تحریروں کے ذریعے منظر عام پر لائے۔ دیگر مذاہب کے ساتھ ان کے افسانوں میں اسلامی اقدار کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ احمد ندیم قاسمی نے حقوق اللہ اپنی تحریروں کی زینت بنایا اور لوگوں کو حقوق اللہ کی اہمیت کا احساس دلانے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا ویگانہ ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسلامی زندگی کی سب سے پہلی شرط عقیدہ توحید ہے۔ اسی کا اظہار انھوں نے اپنے ایک افسانے چڑیل میں کچھ یوں کہا ہے۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

"تم میں سے خدا کی ذات پر کس کس کو یقین ہے؟ دادا کسی ایسے جذبے سے پکارا کہ اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں اور داڑھی کے بال اکڑ گئے"۔(۲)

ایک اور مثال:

"ہم سب کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات پر یقین ہے۔ خدا کی ذات بڑی کہ چڑیل کی؟ دادا جیسے ہجوم کا امتحان لے رہا تھا۔ مولوی جبہ غصے اور طنز سے ہنستے۔ یہ کفر کا حکم ہے دادا! سنبھل کر بولو یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ خداوند تعالیٰ سب سے بڑے ہیں۔(۳)

درجہ بالا سطور میں قاسمی نے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان کا تذکرہ کیا ہے۔ جس میں وہ ایک بندے کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر قلبی بھروسہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب وہ ہجوم سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اللہ کی ذات بڑی ہے یا چڑیل کی تو جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر لیتا ہے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت اس کے آگے ٹھہر نہیں سکتی۔ جس طرح رب کائنات ذات میں یکتا ہیں اسی طرح صفات میں بھی یگانہ ہیں۔ ان اسی پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لیے اور انسانوں کی رشد وہدایت کے لیے اللہ رب العزت نے انبیا کو مبعوث فرمایا۔ جنھوں نے آکر اللہ تعالیٰ کا پیغام دنیا میں عام وخاص تک پہنچایا۔ کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے۔ اب جن کی قسمت ہدایت تھی وہ اپنے خالق پر ایمان لے آئے اور مشرف اسلام ہوئے اور جو بھٹکے ہوئے تھے انھوں نے وقت کے نبی کی بات کو نہیں مانا اور وہ دنیا و آخرت میں رسوا ہوئے۔ کیونکہ پیغمبر معصوم ہوتے ہیں اور اللہ کے بہت قریب ہوتے ہیں۔ یہ وہ پاک اور بزرگ لوگ ہوتے ہیں جو بندوں کو اللہ تعالیٰ سے ملاتے ہیں۔ ان کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

"اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو"(۴)

انبیاء کرام دنیا میں مختلف قوموں، بستیوں کی رشد وہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیے گے۔ اب ایسی مثالیں احمد ندیم قاسمی کے افسانوں میں موجود ہیں۔ جیسا کہ ان کا افسانہ "میں انسان ہوں" میں اس کی بہترین مثال ملتی ہے۔

"سنہری خوشیوں میں میں زندگی میں جنم لیا خدا نے اس کے آس پاس اوتار پیغمبر اور اور گرد بھیجے کہ یہ سنوارے اور اور "نکھرے رے مجھے اور کائنات کو کو دلہن بنادے اور دھرتی سدا سہاگن رہے"۔(۵)

انبیاء کا رتبہ عام انسانوں میں سب سے زیادہ بلند اور اعلی ہوتا ہے۔ یہ جن چیزوں سے لوگوں کو منع فرماتے تھے یا روکتے ہیں یا جس چیز کا حکم صادر کرتے ہیں وہ تمام اللہ کے حکم اور ارادے سے ہی کرتے ہیں اللہ کا حکم اور زیادہ بندے کی تقدیر میں بھی شامل ہوتا ہے اسی لئے تقدیر پر ایمان لانا بھی بہت اہم جزو ایمانی ہے یہ وہ چیز ہے کہ بعض اوقات جو بندہ چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا اور جو نہیں جاتا ہو جاتا ہے اللہ تعالی نے انسان کے مقدر میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ تمام ختما لوح محفوظ میں درج کیا ہوا ہے تقدیر کے حوالے سے ایمان مفصل میں کچھ یوں ہے۔

> " میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر پر اور قیامت کے دن پر پر اچھی بری تقدیر پر پر جو اللہ کی طرف سے سے ہوتی ہے موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر"۔[۶]

یہ تمام چیزیں ہمارے ایمان کی تفصیل بھی ہیں اور ضد صدر بھی اور ان ہی کی بنیاد پر تمہارا ایمان مکمل ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک چیز بھی اگر کمزور کوئی تو ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا کیونکہ تقدیر پر ایمان دراصل اللہ رب العزت کی ذات پر ہی ایمان ہے جب انسان پر یقین پختہ ہو جائے تو وہ اسے پھر اور کسی چیز کی پروا نہیں رہتی کیونکہ ہمارے تمام مسائل کا حل اللہ پر یقین کی کی بدولت ہی ممکن ہے ہماری قسمت میں جتنا رزق ک جتنی سانسیں تکالیف، آسانیاں یا اچھی بری حتی کہ ہر چیز قاعدے اور مربوط نظام کے تحت لکھی جاچکی ہیں وہ صرف اللہ کی طرف سے ہیں سب اسی طرح کی بیشتر مثالیں ہمیں احمد ندیم قاسمی کے افسانوں میں ملتی ہیں کیوں کہ انہوں نے دیہاتی زندگی کے متعلق ہی تو لکھا تو دیہات کے لوگ فطرت کے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور سادہ مزاج لوگ ہوتے ہیں اس لئے ان کا یقین اور ایمان بھی ان چیزوں پر پختہ ہوتا ہے احمد ندیم قاسمی کے اس آفاقی عالمگیر اقرار کو کو بہت اہمیت حاصل ہے اور ایسے اسلام نے ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر مذہب نے تسلیم کیا ہے اسی طرح کی ایک مثال ان کے کے افسانہ "بھرم" میں میں کچھ کچھ یوں ہے۔

> " اب وہ مر چکے ہیں اگر آج نشیمن کے تایا زندہ ہوتے تو ان کی محبت میں تازگی آجاتی مگر قسمت کے لکھے کو کون مٹا سکتا ہے"۔[۷]

اسلامی تعلیمات رات کے مطابق ق بندے کا کا نصیب جب پہلے سے سے طے شدہ دہ فیصلوں کے مطابق ق لکھا لکھا جا چکا ہے ہے اس کی کی زندگی میں میں جتنے بھی ابھی غم غم اور خوشیاں یا اتار چڑھاؤ او آتے ہیں ان میں اللہ تعالی علی کا حکم اور رضا رضا شامل ہوتی ہے ہے اسی طرح نہ بندوں کی آزمائش کے لیے لئے خدا تعالیٰ اللہ نے نے

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

مختلف چیزیں رکھی ہوتی ہیں ہیں بعض اوقات نعت وہ سب کچھ دے کے آزماتا ہیں ہیں اور اور کبھی کبھی ایسے بھی بھی ہوتا ہے ہے کہ وہ سب کچھ کچھ لے لیتا ہے ہے کبھی وہ وہ صحت کے آزماتا ہے ہے اور کبھی ابھی بیماری دے کر کر آزماتا ہے ہے یہ تمام چیزیں دی اللہ تعالی علی اپنے بندوں کے لئے اس لئے ہی رکھتا ہے ہے کہ وہ دیکھنا چاہتے ہیں ہیں کہ اس کا بندہ اس کی ناشکری کریں تو نہیں کر رہے ہے اس سے یہ چیز ثابت ہوتی ہے کہ ہر حال میں میں اللہ پاک کا کا شکر بجالاناہیں ہیں ہمارے لئے لئے خیر رکا باعث ہے اسی طرح ایک اور جگہ پر پر احمد ندیم قاسمی تقدیر کے حوالے سے بات کرتے ہوئے اپنے افسانے ان "فقیروں سائیں" کی کرامات میں کچھ یوں رقمطرز ہیں۔

"تم لڑکیاں یا بھی عجیب ہوتی ہو ہو من کو ذرا سی ٹھیس لگی ابھی اور اور نین جھلک پڑے۔
قسمت پر بھروسہ تہہ رکھو دیکھو اور دیکھو"(۸)

انسانی عقل و شعور اور ایک حد تک ہوتا ہے اور اتنا ہی ہوتا ہے ہے جتنا اللہ تعالی نے نے اسے ودیعت کیا ہوا ہوتا ہے ہے اسی لیے لیے وہ خدائے خدائے بزرگ و برتر سر کی حکمت و دانائی سے واقف نہیں ہوتا ہے ہے جو کہ انتہائی غیر مناسب رویہ ہوتا ہے ہے کیونکہ کہ اللہ تعالی کی ذات سے مایوسی کا شائبہ تک بھی بھی انسان کو کو کفر میں داخل کر سکتا ہے اس لیے ان رویوں سے بچنا چاہئے اور اللہ تعالی کے دیئے ہوئے پر شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ رب ذوالجلال ایک عظیم اور ارفع زات ہے جو اپنے بندوں سے بے حد پیار کرتا ہے اور وہ اپنے بندوں کو کو کبھی مایوس نہیں کرتا عطا احمد ندیم قاسمی کے افسانوں میں اس بات کا ذکر کی جگھوں پر ملتا ہے اسلام کے بنیادی ارکان میں سے سے ایک رکن آخرت پر ایمان لانا بھی ہے عقیدہ آخرت سے مراد آخرت پر ایمان لانا ہے کہ انسان مرنے کے بعد بعد فنا ہی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی روح باقی رہتی ہے کیونکہ یوم آخرت جس دن خدا تعالیٰ لوگوں سے دنیا میں گزری ہوئی زندگی کا حساب لیں گے تو یہی روح دوبارہ ان کے جسموں میں ڈال کر انہیں زندہ کر دیا جائے گا گا حساب کے بعد جو لوگ نیک پارسا ہوں گے وہ بے شک میں ہوں گے گے اور جو لوگ برے ہوں گے وہ دنیا میں کوئی نیک کام نہیں کیا ہو گا تو ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

"بے شک ک نیک لوگ لوگ بہشت جنت میں ہوں گے گے اور گناہگار لوگ دوزخ ہیں"۔(۹)

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اگر اس چیز کا بغور مشاہدہ کیا جائے تو یوم آخرت پر ایمان اہم عقائد میں سے ایک ہے اس حوالے سے اللہ تعالی سورۃ البقرہ میں کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ وبالآخرۃ ہم یوقنون (اور وہ آخرت

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

کے دن پر یقین رکھتے ہیں) آخرت کے دن پر ایمان نہ ہونا نفس کی ہوس اور خود غرضی کی علامت ہے ہے اس سے ایک انسان شرافت آج سی لوگوں سے اچھا برتاؤ اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو بھول جاتا ہے ایسا ہونے سے معاشرے میں لا اموونیت، فساد اور اور طرح طرح کے فتنے جنم لیتے ہیں آخرت پر ایمان ہی سماج و معاشرے کو خوبصورت بناتا ہے ہے آخرت پر ایمان کے حوالے سے سے احمد ندیم قاسمی میں اپنے افسانے "سفارش" میں اس کا تذکرہ کچھ اس طرح کرتے ہیں۔

"بابا مصری شاہ میں میں گزرا تو ایک سانڈے کا تیل تیل بیچنے والا حکیم سرمایچ رہا تھا بابا یہ صرف لے آیا اور ہمیں بتایا کہ اس سے آنکھوں کی لالی جاتی رہے گی حکیم نے خدا رسول کی قسم کھا کر کھا کر کہا ہاں اور یہ بھی کہا ہے نہ جائے تو (قیامت کے دن میں گردن سے پکڑنا) میں نے بھی کہہ دیا کہ حکیم خدا رسول کو بیچ میں ڈال رہا ہے ہے تو ذرا سا لگا لے"(۱۰)

عقیدہ آخرت کی وجہ سے بندے میں صبر و تحمل آتا ہے اسے اس بات سے مکمل واقفیت ہو جاتی ہے کہ جتنی بھی تکلیف اور مصیبتیں برداشت کی جارہی ہیں ایک دن ضرور آئے گا کہ اللہ تعالی ان مصیبتوں کا ازالہ بھی کریں گے گے حقوق اللہ کو پورا کرنے کا احساس انسان کے دل میں تب پیدا ہوتا ہے جب وہ مسلمان ہو اور مسلمان ہونے کی پہلی شرط حکم ہے جسے پڑھ کر ایک بندہ اسلام میں داخل ہوتا ہے ہے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکم اسلام کا پہلا بنیادی اور اہم جز ہے اسی حکم کی بنیاد پر اسلام جیسے عالمگیر ر اور آفاقی مذہب کی عمارت قائم ہے کیونکہ کلمہ پڑھنے سے اللہ تعالی کی وحدانیت کا اقرار ہوتا ہے اللہ رب العزت کی وحدانیت پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ جو دوسری سب سے اہم بات ہے وہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ایمان لانا اگر کلمہ کے معنی اور مفہوم پر بات کی جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جہاں اللہ پاک وحدہ لا شریک ہیں وہیں پر اپنے محبوب پیغمبر کا ذکر بھی فرمایا اپنے نام کے ساتھ فرمایا۔ کلمہ کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی گواہی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور آخری رسول ہیں"(۱۱)

کلمے کا اگر بغور مشاہدہ کیا جائے تو اس کے دو حصے ہیں جیسا کہ صاف ظاہر ہے کہ پہلے حصے میں اللہ رب العزت کی واحدنیت اور وہ ذات وصفات میں یکتا اور ریحانہ ہیں اس پر ایمان لانا جب کہ دوسرے حصے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر ایمان لانا ہے کیونکہ اگر انسان اللہ تعالی پر ایمان لاتا ہے لیکن اس کے آخری رسول پر

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

نہیں لاتا تو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا خدائے بزرگ و برتر کی ذات پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ایمان لانا انتہائی ضروری اور اہم ہے اس کی مثال احمد ندیم قاسمی کے افسانوں میں بھی ملتی ہیں اس کی بہترین مثال کا افسانہ "حارتم" ہے جس کا کلم کے متعلق کچھ یوں درج ہے۔

"جب حافظ جی نے یکایک ایک بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھ کر میاں جی کے دم توڑنے کا اعلان کیا"(۱۲)

درج بالا ضلع استور سے اس چیز کا اندازہ ہوتا ہے کہ کلم کی کی فضیلتیں ہیں مطلب انسان کلم پڑھ کر مسلمان بھی ہو جاتا ہے اگر وقت نزع پڑھ لے تو اس کی بخشش کا ذریعہ بن جاتا ہے یہ کلمہ اتنی اہم اور بنیادی چیز ہے کہ اگر سو سالہ اللہ کا فر اس کو پڑھ لے تو اس کے سابقہ سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ اس طرح معلوم ہوتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے نکلا ہوا اس کے لئے ضروری ہے کہ کلمہ زبان سے اقرار ہی نہ ہو بلکہ قلبی تصدیق بھی ہونی چاہیے کیونکہ اگر کوئی شخص اپنے دینی معاملات میں غفلت برتتا ہے لاپرواہی کرتا ہے تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے کلمے کا صرف مرد ہی کیا ہے اسے دلی طور پر قبول نہیں کلم انسان کو صراط مستقیم پر چلاتا ہے ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے وقت نزع کلم نصیب ہو اسی طرح کی مثال احمد ندیم قاسمی کے افسانہ "قتل" میں کچھ اس طرح درج ہے۔

"حضرت پیر اس گاؤں سے سب سے زیادہ خفا ہیں تو ریل کی گندی موت نہیں مرنا چاہتا میں تو آرام سے کم شریف پڑھ کر مروں گا"(۱۳)

اس سے بڑی خوش بختی اور کیا ہو سکتی ہے ہے کہ ایک مسلمان کو مرتے دم تک کلم نصیب ہوں کیونکہ وقت نزع کلمہ کا پڑھنا نصیب ہو جانا ہی جنت کے واجب ہونے کی دلیل ہے اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مربوط نظام بھی ہے اللہ رب العزت کی یکتا و یگانہ اور رسول صلی اللہ علیہ وعلی وسلم کے آخری اور سچے ہونے کی شہادت کے بعد سب سے پہلا اور اہم کلم نماز کا ہے جو اسلام کا دوسرا بنیادی جزو ہے ہے نماز کیلئے صلوٰۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی دعا کے ہیں اسلام نے اپنے پیروکاروں کا عبادات کا ایک مکمل اور مربوط نظام رہا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر بندہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب حکمران ہو سکتا ہے اس نظام کی بنیاد کلم نماز روزہ حج زکات پر ہے ان میں سے سب سے اہم ترین جز نماز سے اس کے متعلق قرآن مجید میں اللہ رب العزت یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

"قائم رکھو نماز اور مت ہو شرک کرنے والوں میں سے"(۱۴)

کیوں کہ کچھ علماء کے ہاں یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ مسلمان اور کافر کے درمیان فرق صرف اور صرف نماز کا ہی ہے نماز تمام عبادات کا مغز ہے اس لیے اس کے بغیر کوئی عبادت بھی قبولیت کا شرف حاصل نہیں کر سکتی۔اسی کے متعلق نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک کچھ اس طرح ہے۔

"نماز دین کا ستون ہے"(۱۵)

نماز کے متعلق قرآن مجید نے بار بار حکم موجود ہے کہ نماز قائم کرنے والوں نے فلاح پائی نماز جیسی عبادت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت معراج کی صورت میں یہ دی گئی نماز بندے اور خالق کے درمیان ہم کلام ہونے کا ایک ذریعہ ہے اس لیے یہ دن میں پانچ مرتبہ ہر مرد اور عورت پر فرض کی گئی ہے اسی اہم عبادت کے متعلق احمد ندیم قاسمی کے ہاں بھی گیا امثال ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خود بھی ان چیزوں پر مکمل یقین رکھتے تھے اور عمل بھی کرتے تھے اس لئے انہوں نے نماز جیسی عبادت کو اپنی تحریروں کی بنایا اسی طرح نہ ایک مثال ان کے افسانہ "پرمشیر سنگھ" میں کچھ اس طرح ہے۔

"پر میشر سنگھ اختر کی طرف بڑھا اور اپنی بیوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا یہ بھی تو تمہاری ماں ہی بیٹے نہیں اختر بڑے غصے سے بولا یہ تو سے کہے میری اماں تو پانچ وقت نماز پڑھتی ہے اور بسم اللہ کے کرپانی پلاتی ہے"(۱۶)

مسلمان کی زندگی میں نماز کے ذریعے ہیر و برکت ہوتی ہے جب بندہ اللہ تعالی کی ذات کے آگے سربسجود ہوتا ہے تو اس سے آدھی اور انکساری ظاہر ہوتی ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی کے آگے سر نہیں جھکاتا اور یہی عاجزی و انکساری اللہ کی خوشنودی اور رضا کا سبب ہوتی ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے غلط اور برے کاموں سے بچنا ہی اللہ کی قربت کا سبب ہے یہ عبادت دن میں پانچ دفعہ پھر سے اور اس کے اوقات متعین کئے گئے ہیں اسی طرح اگر ایک آدمی صبح اٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کا پورا دن برکتوں سے برا ہوتا ہے اس لیے اس نے اللہ کو راضی کیا اور جب اللہ راضی ہو جائے تو بندے کی زندگی میں ایک سکون و اطمینان آجاتا ہے ایسی ایک مثال احمد ندیم قاسمی کی افسانہ "چرواہا" میں کچھ یوں درج ہے۔

"فاتحہ کی چٹائی بعد میں آکر بچھاتا ہوں اور ہر روز صبح سویرے نماز پڑھنے مسجد ضرور جاتا ہوں مجھے فجر کی نماز پڑھنے کی عادت ہوگئی ہے اگر میں یہ نماز نہ پڑھوں تو دن بے چین گزرتا ہے"(۱۷)

اسی طرح سے ہر نماز کی ادائیگی کے لیے یہ اپنے اپنے فوائد و برکات ہیں کے قریب ہونے کا سب سے بہترین نماز ہے نماز کے قائم کرنے کے سلسلے میں اللہ تب لذت کی طرف سے سخت احکامات ہیں ہیں اور جو لوگ جان بوجھ کر ترک کے سوالات کرتے ہیں ان کے متعلق بھی سخت توحید ہے اگر نماز کے قضا کرنے کے بارے میں سخت ہو کم ہیں تو ترک کرنا تو تباہی کا باعث ہے اور جو لوگ نماز کو بروقت ادا کرتے ہیں وہ اللہ کی خوشنودی کا سبب بھی ہوتے ہیں اسی طرح کی مثال احمد ندیم قاسمی کے افسانہ "الحمد اللہ" میں کچھ یوں ڈرہے۔

"نمازیوں کو بھی زمانے کی ہوا لگ گئی تھی بعض اوقات مولوی اول اذان دے کر وہیں بیٹھ جاتا اور جب دیکھتا کہ نمازیوں کے انتظار میں نماز قضا ہو رہی ہے تو کچھ یوں کھویا کھویا سا اٹھ کر اندر مسجد میں جیسے کوئی بڑا ناگوار کر سجدہ کرنے چلا ہے"(۱۸)

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے تیسرا اور اہم رکن روزہ ہے جس کے لیے قرآن وحدیث میں صوم کا لفظ مستمل ہے جس کے معنی رکنا کے ہیں شریعت کی رو سے روزے سے مراد اپنے آپ کو صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک اللہ پاک کی خوشنودی اور رضا کے لئے مخصوص امور کی انجام دہی اور کھانے پینے سے اپنے آپ کو روکنا ہے روزے کے متعلق قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسے فرض کیا گیا ہے تم سے اگلوں پر تا کہ تم پرہیز گار ہو جاؤ"(۱۹)

مذکورہ بالا سطور کی روشنی میں ایک چیز تو واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ روزہ فرض ہے اور فرض کی ادائیگی بہت ضروری ہے اس کے علاوہ اس میں ایک اور بات ہے اور وہ تقوی ہے اس کا مطلب ہے اور اللہ تعالی کا خوف ہے اور یہی خوف بندے کو برابر کاموں سے روکتا ہے اور بھلائی کی طرف راغب کرتا ہے قاسمی کے ہاں بھی اس کا تذکرہ کے افسانہ "موچی میں کچھ یوں ہے۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

" پھر جب پہلا مور باندھ دیتا ہے تو وہ کہتی بیٹے آج کل رمضان شریف ہوتا ہے تو اس وقت میں سحری کوٹ بڑھتی اب سو جاؤ اب نہیں سوگے تو دن کو کون آکر زری چڑھائے گا بھولے بادشاہ"(۲۰)

کیسی ہے بات ہے جو اس سے پہلی امتوں پر بھی فرض رہی ہے اور یہ طیبہ کی عبادتوں کی طرح اللہ تعالی کی پسندیدہ عبادت میں سے ہے بلکہ اس کے متعلق تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر بھی دوں گا یہ وہ واحد عبادت ہے جو انسان کی زندگی کو ایک نئی ڈگر پر ڈال دیتا ہے انسان کے مزاج کو نیکی اور برائی کی طرف مائل کرنے والی چیز نفس ہے انسان خواہشات نفسانی کے پیچھے بھاگتا ہے اگر تو خواہشات رب کائنات کی رضا کا سبب ہو پھر تو اس چیز کا نعم البدل کوئی بھی نہیں اور اگر یہی خواہشات اللہ پاک کی ناراضگی اور غصے کا باعث بنے تو پھر اس شخص کے لئے تباہی ہے سب سے اہم بات اپنے نفس پر قابو پانا ہے اور اگر نفس قابو میں آجائے تو وہ شیطان کے حربے کا با آسانی سامنا کر سکتا ہے اور ضبط نفس انسان میں تبھی آتا ہے جب اس سے خوف خدا ہو اس کائنات کو تخلیق کرنے والا سب کی حفاظت کرنے والا اور سب کا رزق اللہ تعالی کی ذات ہے یہی وہ ذات ہے ہے جس کے قبضہ قدرت میں کائنات کی ہر شے کی جان ہے اور جس شخص کے کل اللہ تعالی کا خوف موجود ہو پھر وہ زندگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہوں اپنے فرائض سے ہٹ کر بھی غریبوں کی مدد کرتا ہے اس طرح کی ایک مثال احمد ندیم قاسمی کی افسانہ گل روخ میں کچھ یوں درج ہے جب ایک ایک ڈاکٹر پٹھان کی بیٹی کا علاج کرتا ہے تو وہ کس طرح دعائیں دیتا ہے۔

" خان مجھے دعائیں دینے لگا سچا مسلمان ڈاکٹر ہے خدا بڑا بڑا دولت خدا لمبا لمبا موٹر دے خدا اچھا اچھا بچہ دے"(۲۱)

درج بالا سطور سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ لوگوں نے ہمدردی مشکل وقت میں کسی کے کام آنا دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کرنا ہیں اللہ تعالی کی خوشنودی کا سبب ہے جب بندے میں اللہ تعالی کا خوف گھر کر لیتا ہے تو پھر انسان میں صبر اور شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے نا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جب بندہ اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر بجالاتا ہے تو اللہ نے بتوں میں مزید اضافہ فرماتے ہیں اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کے لیے بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں انھیں کے متعلق قرآن میں یوں ارشاد ہے کہ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے حالات جیسے بھی ہوں بندے کو اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے یہی خدا تعالی کی رضا کا نظریہ ہی ایم ایل این کا اس میں شکر کے متعلق اپنا افسانہ جو میں کچھ یوں رقمطراز ہیں۔

"یہ یہ بھی کیا دن برات بال صاف کرو سیروں بوڑھے کے ٹوکرے اٹھاؤ اور بدلے میں دو روٹیاں اور پیاز کی دو گانٹھیں لے کر اللہ کا شکر ادا کرو"(۲۲)

مذکورہ بالا سطور میں اس بات کی مکمل وضاحت ہے کہ انسان جس حال میں ہوں اور جو ن میں بھی میسر ہو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا لازم ہے کیونکہ اللہ رب العزت کی خوشنودی یہی ہے کہ ہر حال میں اس کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ احمد ندیم قاسمی کے حقوق اللہ کا پرچار بھی ملتا ہے انہوں نے اللہ کے احکامات کی ادائیگی اور عبادات پر زور دیا ہے کیونکہ یہی عبادات اور اللہ کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر ہم رب کائنات کی خوشنودی اور رضا کا سبب بن سکتے ہیں احمد ندیم قاسمی کے افسانوں میں حقوق العباد کا خوب ذکر ملتا ہے وہی پر حقوق اللہ کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ القرآن پارہ نمبر ۲۷ سورہ الذاریات آیت نمبر ۵۶
۲۔ احمد ندیم قاسمی افسانہ چڑیل مشغلہ آس پاس از مصنف سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۷
۳۔ القرآن پارہ نمبر ۲۲ سورہ فاطر آیت نمبر ۲۵
۴۔ احمد ندیم قاسمی افسانہ میں انسان ہوں مشمولہ در و دیوار از مصنف سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۷
۵۔ ایمان مفصل
۶۔ احمد ندیم قاسمی افسانہ بر ہم ہم مشمولہ آنچل اعظم سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۷
۷۔ احمد ندیم قاسمی افسانہ ق رسائی کی کرمات مشمولہ طلوع و غروب المصنف سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۷
۸۔ القرآن پارہ نمبر ۳۰ سورت الانفطار آیت نمبر ۱۱۴
۹۔ احمد ندیم قاسمی افسانہ سفارش مشمولہ کپاس کا پھول از مصنف سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۷
۱۰۔ کلمہ شہادت
۱۱۔ احمد ندیم قاسمی افسانہ ہاتھ مشمولہ برگ حنا از مصنف سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۷
۱۲۔ ایضا
۱۳۔ القرآن پارہ نمبر ۲۱ سورہ روم آیت نمبر ۳۱

۱۴۔ ابو محمد بن محمد شکوۃ المصابیح کتاب صلوات دل داول قدیم کتب خانہ لاہور

۱۵۔ احمد ندیم قاسمی افسانہ پرمیشر سنگھ مشمولہ بازار حیات از مصنف سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۷

۱۶۔ احمد ندیم قاسمی افسانہ چرواہا مشمولہ کوئی ہماری اعظم سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۷

۱۷۔ احمد ندیم قاسمی افسانہ الحمدللہ مول سناٹا از مصنف سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۷

۱۸۔ ابوالحسن مسلم شریف جلد اول باب نقل صلوۃ الجمعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی

۱۹۔ القرآن پارہ نمبر ۲ سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۸۳

۲۰۔ احمد ندیم قاسمی افسانہ گل روخ مشمولہ بازار حسن سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۷

۲۱۔ القرآن پارہ نمبر ۲۷ سورہ رحمان آیت نمبر ۱۳

۲۲۔ احمد ندیم قاسمی افسانہ چور مشمولہ سناٹا عزم سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۷